رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (عہ)



نور افشاں

پادری غلام مسیح صاحب میکلوڈ روڈ۔ لاہور } ایڈیٹر
پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم اے۔ ایمپرس روڈ۔ لاہور } مینجر

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام مینجر صاحب نور افشاں ہونا چاہیے تمام مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے دفتر نور افشاں میکلوڈ روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں۔

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی روشن کرتا ہے

جلد ۵۴ | ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء | نمبر ۵۳



رُباعی

نوروز کہ موسم بہار است امروز — این باغ جہان چو گل نگار است امروز
مختون خدا است ابن مریم بہ سنت — خونش بچکیدہ لالہ زار است امروز

سال نو

رسید سال جدید۔ این چہ خوش پیام رسید — برفت سال کہن ہم بہ زاو سلام رسید
خدا[1] براست مسلم بزرگی و الطاف — تسیم لطف عمیمش بخاص و عام رسید
برفت زمرۂ آلام ہر کہ رست ز دہر — کہ روح و جانش آرام تا تمام رسید
بزاد مادر گیتی بسے ذکور و اناث — برای ہر یک آب و دم و طعام رسید
برفت سوی وطن لارڈ ریڈنگ آنوام — بہند حاکم نو با صد احتشام رسید
ملوک را اگر مہمات ملک پیش آیند — بسے بماندہ دلیسے تا بہ اختتام رسید
مسیح دنیز بنام مبارکش امروز — کلیسیا بہ ترقی بہ گام گام رسید
جرس نواخت نوائے نمو جرس بشنو — بیا بچرچ دم عجز و التیام رسید
بیاد آر کہ کردی خدای را خدمت — ز تو برای دگر نفع کدام رسید
دم بیافتہ فرصتے کہ خسپ مکنی — ہمی کہ شیشہ و ساقی و می بکام رسید
دمے کہ میرود از عمر باز کے گردد — کہ ابد ست ازین بادہ زمام رسید
چہ غفلت است چہ خوابست بر عمر عزیز — چو آفتاب حیاتت کنار بام رسید

بخون بیش بہایت خریدہ امت
بتر کلام مجسم باین کلام رسید

[1] این مصرعہ از حضرت سعدی تشاد تبرکاً اخذ کردہ شد

یادگار نوروز

از قلم ایم عبد الرحیم

ہر مبارک سال نو کی یہ مسیحی جنتری — آؤ ہم ڈالیں نظر اس جنتری پر سرسری
ہیں مسیح کی پہلی آمد کے تو اوّل چار سبت — آئی پھر عید ولادت باسعادت اخری
پھر مبارک آگیا نوروز وہ روز سعید — سالِ نو کا روز اوّل یعنی پہلی جنوری
آگئی پھر غیر قوموں کے لئے عید ظہور — جب ہوا روشن ستارہ باشانِ ظاہری
پھر مسیحی زندگی کو دیکھیں با نظر عمیق — ہائے کیسی تھی مصیبت اور دکھوں سے بھری
دکھ اٹھانا مار کھانا سر پہ وہ کانٹوں کا تاج — پھر نظر اپنی اٹھائیں سوئے کوہ کلوری
آئی پھر عید قیامت یعنی جی اٹھا مسیح — وہ سعادت کی صبح تھی اور مبارک تھی گھڑی
بعد پھر چالیس دن کے آگئی عید صعود — جبکہ اس نے آسماں پر جا کے کی جلوہ گری
عید پنتکوست پر روح القدس نازل ہوا — مومنیں کو یہ ملا انعام اور بخشش بڑی
یہ ہماری زندگی بھی ہوگی اس طرح تمام — آخرش آجائیگا اک روز روزِ آخری
تب مسیح کی دوسری آمد کا ظاہر ہو نشاں — جو کہ پہلے تھا غریب اسکا لقب تھا ناصری
آئے تب شانِ جلالی اور بڑی قدرت کے ساتھ — ساری قوموں کی کریگا وہ عدالت گستری
داہنی جانب انکی ہوا ایماندار ونکی گروہ — بائیں جانب بے ایمانوں کی جماعت ہو کھڑی
چمکینگے ایماندار اس دن بشکل آفتاب — مجرم اپنے جرم سے ہرگز نہ ہوں گے بری
اسے مسیحی کیا تو اس دن کے لئے تیار ہے — جب مسیحی پائینگے انعام میں تاج زری
ملکے اب ہم سب کریں اس ملک کو اپنے فتح — سب کے سب دلشاد اور شاداں [illegible]
ہند کے اے سب مسیحیو غفلت کب تلک — شرم کھاؤ کچھ تو ان پردیسیوں سے ہی ذری
ہے کدھر یورپ کہاں امریکہ اتنی دور پر — دیکھیں انکی ہمتیں اور دیکھو انکے مشنری

چھوڑ کر اپنا وطن گھربار اور سب رشتہ دار
چھان ماری سب مسیح کے واسطے خشکی تری
ہم مسیحی ہو گئے سو سال سے پھر کیا کیا
کچھ نہ کی غیروں کی بہبودی نہ اپنی بہتری
یہ ہمارا ملک اپنا اور مسیح سے دور ہو
جوش میں اب تک نہیں آتی محبت مادری
بند کر اپنی زباں خاموش اے عبدالرحیم
یہ ترے اشعار ہیں تک بندی ہے یا شاعری

غزل

از قلم منشی ڈاکٹر۔ اے۔ نیوٹن صاحب ثمر دہلوی۔

بہار آئی ہے اے ساقی بہار بادہ خواری ہو
نمود گل ہے گویا آمد فصل بہاری ہے
بشر کیونکر نہ شامل ہوں ثنائے ابن یزداں میں
فرشتوں کی زبانوں پر فلک پر گیت جاری ہے
تیرے روئے منور کا تصور مجکو ہے ایسا
تیری تصویر سے تصویر اک سینے اتاری ہے
خدا ہو کر بنا تو ناخدا اب ڈوبتا تھا میں
تو ہی نے میری کشتی بحر غم کے پار اتاری ہو
ثمر تم بھی غزل پڑھ کر کھلاؤ غنچۂ دل کو
گلستان جہاں میں آجکل فصل بہاری ہے

سنہ ۱۹۲۷ء

کیلئے رومن اردو ہندی جنتری

پہلے صفحہ پر نہایت خوبصورت تصویر دنیا کی امید کی چھپی ہے۔ ہر ایک دن کے بائبل کی ہر ایک تاریخ کے ساتھ ایک آیت ہے۔ اتوار کے روز کی آیات سرخ رنگ سے طبع کیگئی ہیں قیمت برائے نام چار آنہ ہے جو صاحبان یہ جنتری منگوانا چاہیں وہ این۔ آئی۔ سی ٹریکٹ اینڈ بک سوسائٹی الہ آباد کے سکریٹری صاحب سے طلب فرمائیں +

قصور میں مسیحی بشارتی جلسے

مناظرہ مابین پادری عبدالحق و مولوی غلام رسول راجکیے

در باب

افضلیت و کاملیت بائبل

نمبر پنجم

قربانی کی بابت فرمایا۔ کہ تم زندہ پتھروں کی طرح روحانی گھر بنتے جاتے ہو تاکہ کاہنوں کا مقدس فرقہ بنکر ایسی روحانی قربانیاں چڑھاؤ جو یسوع مسیح کے وسیلے سے خدا کے نزدیک مقبول ہوتی ہیں۔ ۱ پطرس ۲: ۵ ہم اُسکے وسیلے سے حمد کی قربانیاں یعنی ان ہونٹوں کا پھل جو اُس کے نام کا اقرار کرتے ہیں خدا کے لئے ہر وقت چڑھایا کریں اور بھلائی اور سخاوت کرنی نہ بھولو۔ اس لئے کہ خدا ایسی قربانیوں سے خوش ہوتا ہے۔ عبرانی ۱۳: ۱۵ و ۱۶۔ اے بھائیو میں خدا کی رحمتیں یاد دلا کر تم سے التماس کرتا ہوں کہ اپنے بدن ایسی قربانی ہونے کے لئے نذر کرو۔ جو زندہ اور پاک اور خدا کو پسندیدہ ہو۔ یہی تمہاری معقول عبادت ہے۔ رومیوں ۱۲: ۱

شادی کی بابت فرمایا۔ کہ شادی نہ کرنے کو سب لوگ قبول نہیں کر سکتے۔ مگر وہی جنہیں یہ قدرت دی گئی ہے کیونکہ بعض خوجے ایسے ہیں جو ماں کے پیٹ ہی سے ایسے پیدا ہوئے ہیں۔ اور بعض خوجے ایسے ہیں جنہوں نے آسمان کی بادشاہت کے لئے اپنے آپ کو خوجہ بنایا۔ جو قبول کر سکتا ہو وہ قبول کرے متی ۱۹: ۱۱ و ۱۲۔

مرد کے لئے اچھا ہے کہ عورت کو نہ چھوئے لیکن حرامکاریوں کے اندیشے سے ہر مرد اپنی بیوی اور ہر عورت اپنا شوہر رکھے شوہر بیوی کا حق ادا کرے اور ویسا ہی بیوی شوہر کا۔ میں بے بیاہوں اور بیوہ عورتوں کے حق میں یہ کہتا ہوں کہ ان کے لئے ایسا ہی رہنا اچھا ہے جیسا میں ہوں (مجرد) لیکن اگر ضبط نہ کر سکیں تو بیاہ کر لیں۔ کیونکہ بیاہ کرنا مست ہونے سے بہتر ہے۔ پس موجودہ مصیبت کے خیال سے میری رائے میں آدمی کے لئے بہتر ہے کہ جیسا ہے ویسا ہی رہے۔ اگر تیرے بیوی ہے تو اس سے جدا ہونے کی کوشش نہ کر اور اگر تیرے بیوی نہیں تو بیوی کی تلاش نہ کر۔ لیکن اگر تو بیاہ کرے بھی تو گناہ نہیں ہے۔ اور اگر کنواری بیاہی جائے تو گناہ نہیں۔ مگر ایسے لوگ جسمانی تکلیف پائینگے اور میں تمہیں بچانا چاہتا ہوں پس جو اپنی کنواری لڑکی کو بیاہ دیتا ہے وہ اچھا کرتا ہے اور جو نہیں بیاہتا وہ اور بھی اچھا کرتا ہے۔ ۱ قرنت ۷: ۱ و ۲ و ۳ و ۹ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۳۸ پورے ساتویں باب کو دیکھو۔ پھر لکھا ہے کہ بیاہ کرنا سب میں عزت کی بات سمجھی جائے اور بستر بے داغ رہے۔ اس لئے کہ خدا حرامکاروں اور زانیوں کی عدالت کریگا۔ عبرانی ۱۳: ۴۔

کنوارے رہنے کا بڑا بھاری اجر ہے۔ دیکھو مکاشفات ۱۴: ۴۔

الغرض جنکو ضبط کی پوری قدرت حاصل ہو وہ بیاہ نہ کرے اور جو ضبط نہیں کر سکتا بیاہ کرے لیکن جو خدا کی بادشاہت کے لئے اپنے آپ کو خوجہ بناتا ہے اُس کا اجر عظیم ہے +

طلاق کی بابت فرمایا ہے۔ کہ یہ کہا گیا تھا کہ جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑے اُسے طلاق نامہ لکھدے لیکن میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرامکاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے وہ اس سے زنا کراتا ہے اور جو کوئی اُس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے۔ متی ۵: ۳۱ و ۳۲۔

فریسی اُسے (مسیح کو) آزمانے کے واسطے اُس کے پاس آئے اور کہنے لگے۔ کیا ہر ایک سبب اپنی بیوی کا چھوڑ دینا روا ہے؟ اس نے جواب میں کہا۔ کیا تم نے نہیں پڑھا کہ جس نے انہیں بنایا اُس نے ابتدا ہی سے اُنہیں مرد اور عورت بنا کر کہا کہ اس سبب سے مرد باپ سے اور ماں سے جدا ہو کر اپنی بیوی کے ساتھ رہیگا اور وہ دونوں ایک جسم ہونگے۔ پس وہ دو نہیں بلکہ ایک

دیکھو ص ۱۱

نورافشاں

مطبوعہ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء

نوروز مبارک ہو

ہم نورافشاں کے جملہ شائقین و ناظرین کو۔ اس کے جملہ نامہ نگاروں و معاونین کو۔ اس کے جملہ معاصرین و طالبین کو اور جملہ مسیحیان ہند و پنجاب کو نئے سال کا ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ خدا اپنے فضل و کرم سے ہر ایک لمحہ۔ اس کا ہر ایک گھنٹہ۔ اس کا ہر ایک دن اس کا ہر ایک ہفتہ۔ اس کا ہر ایک مہینہ ہم سبھوں کے لئے مبارک کرے۔ اسے ہم میں سے ہر ایک کے لئے موجب حصول رحمت بنا دے۔ اس کے تمام اوقات باعث برکت ہوں۔ اسکی ہر ایک گھڑی خدا کے فضل و کرم کا سایہ ہو۔ اس کا ہر ایک لمحہ خدا کی رفاقت و خوش وقتی کا موجب ہو کہ ہم خدا کے جلال اور اسکی بزرگی کے لئے اُن نئی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے قابل ہوں جو نئے سال کے اوقات میں ہنوز پنہاں اور پوشیدہ ہیں۔ خدا ہمیں اس سال کے اوقات کی قدر کرنا سکھائے اور سمجھائے کہ زندگی کے اوقات قیمتی ہیں اور انہیں ایسے کاموں میں خرچ کیا جائے جو اُس کی بزرگی اور اس کے بندوں کی فلاح و بہبودی سے تعلق رکھتے ہیں۔ آمین۔

نورافشاں کا چھپنواں سال

شکر کا مقام ہے کہ خدا کی رحمت و رہنمائی سے نورافشاں ۱۹۲۶ کا سفر تمام کر کے ۱۹۲۷ کی پاک سرزمین میں گامزن ہوا ہے۔ وہ مسیحیت او مسیحیوں کی خدمت کے لئے اپنی زندگی کے گذشتہ سالوں کی طرح اس نئے سال میں بھی خدا کے فضل و توفیق سے مستعد اور تیار ہے اور اس وقت سفید اوراق کی ایک جلد ہے جو اس نئے سال میں مسیحیوں کے کارناموں سے۔ اُن کی مسیحی خدمات کی تفصیلات سے۔ اُن کی خود انکاری اور جانفشانی کی نظیروں سے۔ اُن کی مسیحی زندگی کے واقعات و حالات سے۔ اُن کے اوروں کو بچانے اور بنانے والے جذبات کے اظہارات سے لکھا جاتا ہے۔ یہ اوراق ناظرین اخبار کو۔ ہمارے معزز نامہ نگاروں کو مسیحیت کے عاشقوں اور دوستوں کو خدا کا جلال ظاہر و بیان کرنے والوں کو نذر کر دیئے گئے ہیں کہ وہ خدا کی بزرگی اور بنی آدم کی فلاح و بہبودی کے لئے تحریری طور پر جو کچھ کر سکتے ہیں وہ مقدور بھر کر دکھائیں۔ خدا کرے کہ نورافشاں کے جملہ دوست ملکر اس سال خدا کا زیادہ جلال ظاہر فرمائیں اور مسیحیت کی بہتر خدمت انجام دیویں۔ آمین۔

۱۹۲۷ء کی عظیم الشان تاجپوشی

۱۹۲۶ء کا مبارک سال رخصت ہوا۔ اس کا ہر ایک لمحہ۔ اس کا ہر ایک گھنٹہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس کا ہر ایک دن۔ اس کا ہر ایک ہفتہ۔ اس کا ہر ایک مہینہ اپنی کروڑہا کروڑ برکات کے ساتھ۔ اپنی بے انداز نعمتوں کے ساتھ۔ اپنے بے شمار انعامات کے ساتھ۔ اپنی لاتعداد بخششوں کے ساتھ آیا اور چلا گیا۔ وہ اپنی آمد کی اور اپنے کارہائے عظیم کی خدا کی تمام مخلوقات میں عجیب و غریب یادگاریں چھوڑ گیا وہ ہزارہا ہزار کے ایسے مرتبے بلند کر گیا کہ وہ خدا کے نئے حکمران کی نظر میں مقبول نظر ٹھہریں وہ لاکھوں پر اپنا ایسا عتاب چھوڑ گیا کہ اس نئے سال میں ان کی اصلاح بھی ہوتی رہے۔ وہ کروڑوں کو الہی عدل و انصاف کے موافق ایسا چکنا چور کر گیا۔ کہ ان کے لئے توبہ اور پشیمانی اور اصلاح کا کوئی موقع نہ رہا۔ کروڑہا کروڑ بنی آدم کو وہ نئی زندگی میں داخل کر گیا اور کروڑہا کروڑ کو زمین سے آسمان کو رخصت کر گیا اور جو آج کے روز زندہ باقی ہیں وہ سب کے سب زبور نویس کے ساتھ یہ کلام دہرا رہے ہیں کہ "ہمارے برس خیال کی طرح بسر ہو گئے" زبور ۹۰: ۹۔

اس پر بھی ہم اپنے جملہ نامہ نگاروں کو۔ خریداروں کو۔ معاصرین کو۔ اہل وطن کو پھر نئے سال کے جشن اور تاجپوشی کی مبارکباد کہتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے خدا نے ہمارے حکام بالا دست کو اور تمام اہل ہند کو خصوصاً تمام مسیحیان ہند کو اور بالتخصیص ہمارے ناظرین کرام اور معاصرین کو ۱۹۲۷ء کے ساتھ تاج پہنائے ہیں۔ اس نے ہمیں طلب کیا ہے کہ اس الہی جشن میں شکرگذاری کے ساتھ شامل ہوں اور نہایت ادب کے ساتھ اپنے سروں کو جھکائیں اور الہی تاج پہنیں۔

۱۹۲۷ء کی تاجپوشی کا بیان

۱۹۲۷ء کی تاجپوشی کی خوشی میں ہم ۶۵ زبور کو پیش کرتے ہیں۔ اس کی گیارھویں آیت سال کے سر پر تاج رکھتی ہے ہم ناظرین کے فائدے کے لئے تمام زبور کو نقل کرتے ہیں۔

"اے خدا صیہون میں تیرا انتظار چپکے سے کیا جاتا ہے۔ اور تیری حمد و ثنا ہوتی اور تجھی کو منت ادا کی جائیگی۔ اے تو جو دعا کا سننے والا ہے سارے بشر تجھ پاس آوینگے۔ خطاؤں نے مجھے مغلوب کیا ہے۔ ہمارے گناہوں کا کفارہ تو ہی کریگا۔ مبارک ہے وہ جسے تو نے چن لیا۔ اور اپنے نزدیک کیا تاکہ وہ تیری بارگاہوں میں سکونت کرے۔ ہم تیرے گھر کی ہاں تیرے ہی مقدس ہیکل کی خوبی سے سیر ہونگے۔ تو صداقت سے ہولناک چیزیں دکھا کے ہم کو جواب دیتا ہے۔ اے ہمارے نجات دینے والے خدا تو زمین کے سارے کناروں کا اور ان کا بھی جو دور دریا کے بیچ میں ہیں بھروسہ ہے۔ تو نے جو زور سے کمربستہ ہے۔ اپنی قدرت سے پہاڑوں کو قائم کیا۔ تو دریاؤں کے شور کو اور ان کی موجوں کی آواز کو اور لوگوں کی دھوم کو موقوف کرتا ہے۔ وہ جو زمین کی انتہا میں بستے ہیں تیرے نشانوں سے خوف کھاتے ہیں۔ تو صبح شام کے نکلنے کی جگہوں کو خوش و خرم کرتا ہے۔ تو زمین کا حال دیکھا کرتا۔ اور اسکو سیرابی بخشتا ہے تو اسکو خدا کے دریا سے جو پانی سے بھرا ہے مالا مال کرتا ہے

تو تیاری کرکے اُن کے لئے غلہ موجود کرتا ہے۔ تو اُس کی ریگھاریوں کو خوب تر کرتا۔ ایسے کہ اس کے ڈھار بیٹھ جاتے تو اُسکو مینہوں سے نرم کرتا ہے تو اس کی روئیدگی میں برکت بخشتا ہے۔ تو اپنے لطف سے سال کو تاج بخشتا ہے تیرے نقش پا سے روغن ٹپکتا ہے۔ بیابان میں چراگاہوں پر قطرے ٹپکتے ہیں اور پہاڑیاں ہر طرف خوشی سے گھری ہوئی ہیں۔ چراگاہیں گلوں سے ملبس ہیں اور نشیب غلے سے ڈھنپ گئے ہیں وہ خوشی سے للکارتے بلکہ وہ گاتے ہیں۔

۱۹۲۷ء کی تاجپوشی کے ساتھ ہماری تاجپوشی

۶۵ ویں زبور میں سال کی تقدیس اور تاجپوشی کا ذکر ہو چکا۔ سال کی تاجپوشی میں اصولاً تمام زمینی مخلوقات کی تاجپوشی ہو گئی۔ مگر خدا نے خصوصیت کے ساتھ اپنے کلام میں بنی نوع انسان کی اور خصوصاً خدا کے پیاروں کی تاجپوشی کا بھی ذکر کیا ہے۔ یہاں پر بھی ہم کلام ہی کو پیش کیا چاہتے ہیں۔ ناظرین کرام نہایت سنجیدگی اور غور سے ذیل کے کلام کو بھی پڑھیں اور خدا کے حضور سر جھکاتے ہوئے پڑھیں۔ زبور نویس لکھتا ہے۔

"اے میری جان خداوند کو مبارک کہہ اور وہ سب جو مجھ میں ہو اُس کے مقدس نام کو۔ خداوند کو مبارک کہہ۔ اے میری جان اور اُسکی سب نعمتوں کو فراموش نہ کر۔ وہ تیری ساری بدکاریوں کو بخشتا ہے وہ تجھے ساری بیماریوں سے شفا دیتا ہے۔ وہ تیری جان ہلاکت سے بچاتا ہے۔ وہ تجھ پر شفقت اور رحمتوں کا تاج رکھتا ہے۔ وہ تیری عمر کو اچھی اچھی چیزوں سے آسودہ کرتا ہے کہ تو عقاب کی مانند از سر نو جوان ہوتا ہے۔ خداوند سارے مظلوموں کے لئے صداقت اور انصاف کرتا ہے اُس نے اپنی راہیں موسےٰ کو بتلائیں اور اپنے کام بنی اسرائیل کو۔ خداوند رحیم اور کریم ہے۔ غصے ہونے میں دھیما اور شفقت میں بڑھ کر ہے اس کا جھنجھلانا دائمی نہیں وہ اپنے غصے کو ابد تک نہیں رکھ چھوڑتا۔ اس نے ہمارے گناہوں کے موافق ہم سے سلوک نہیں کیا اور ہماری بدکاریوں کے مطابق بدلا نہیں دیا۔ بلکہ جس طرح سے آسمان زمین کے اوپر بلند ہے۔ اسی طرح اُسکی رحمت ان پر ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں پورب پچھم سے جتنا دور ہے۔ اتنی دور تک اس نے ہماری خطاؤں کو ہم سے جدا کیا۔ جس طرح باپ بیٹوں پر ترس کھاتا ہے اسی طرح خداوند اُن پر جو اُس سے ڈرتے ہیں ترس کھاتا ہے۔ کہ وہ ہماری حقیقت کو جانتا ہے وہ یاد رکھتا ہے کہ ہم مٹی ہیں۔ زبور ۱۰۳: ۱-۱۴۔

۱۹۲۷ء کے تاجپوشوں سے وعدہ

ہمارے مبارک خدا اور یسوع مسیح میں کل مقدسوں کے باپ کی حمد و تعریف کرتے ہوئے اس کے مقدس نام کو مبارک کہا و کہتے ہیں جس نے عام طور سے اپنی تمام مخلوقات کی تاجپوشی کی اور خاص طور سے اس نے ہمارے سروں پر اپنی شفقتوں اور رحمتوں کا تاج سجایا۔ مگر یہاں پر ایک الٰہی وعدے کو نقل کرنا بھی ضروری ہے۔ جو اس کے خاص مقدسوں کے لئے کیا گیا ہے اسے بھی ذیل کے الفاظ میں نہایت ادب و سنجیدگی کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔ کیونکہ یہ وعدہ ہماری جملہ ذمہ داریوں کی کلید بھی رکھتا ہے یوحنا رسول لکھتا ہے۔

"جو دُکھ تجھے سہنے ہونگے اُن سے خوف نہ کر دیکھو ابلیس تم میں سے بعض کو قید میں ڈالنے کو ہے تاکہ تمہاری آزمائش ہو اور دس دن تک مصیبت اُٹھاؤ گے جان دینے تک بھی وفادار رہ تو میں تجھے زندگی کا تاج دونگا۔ مکاشفہ ۲: ۱۰۔"

آخر میں زبور نویس کیساتھ خدا کی شکر گذاری کرو

اے ساری سرزمینوں خداوند کے لئے خوشی کا نعرہ مارو۔ خوشی سے خداوند کی عبادت کرو۔ گاتے ہوئے اُس کے حضور میں حاضر ہو۔ تم جانو کہ خداوند وہی خدا ہے اُسی نے ہم کو بنایا نہ کہ ہم نے اپنے تئیں۔ ہم اس کے لوگ ہیں اور اُس کی چراگاہ کی بھیڑیں۔ شکر گذاری کرتے ہوئے اُس کے دروازوں میں اور حمد کرتے ہوئے اُسکی بارگاہوں میں داخل ہو۔ اس کا احسان مانو اس کے نام کو مبارک کہو کہ خداوند بھلا ہے۔ اُسکی رحمت ابدی ہے اور اُسکی وفاداری پُشت در پُشت ہے۔ زبور ۱۰۰۔

ہماری ۱۹۲۷ء کی ذمہ واری

خدا کی بائبل نے ۱۹۲۷ء کی ابتدا ہی میں خدا کی تمام مخلوقات کو عموماً اور مسیحیان دہر کو خصوصاً تاجپوش بنا دیا۔ ہر ایک زندہ ہستی کے سر پر خدا کی رحمتوں اور شفقتوں کا تاج سجا دیا۔ آج کے دن تمام زمین تاجپوشوں سے آباد کر دکھائی۔ اب جوبات ذی عقل مخلوق کے سوچنے کی ہے اور جو خاص ہم مسیحیان ہند کے غور و فکر کی ہے وہ ۱۹۲۷ء کے تاجپوشوں کی ذمہ واریاں ہیں۔

قدرت کا کوئی کام عبث و بیکار اور بے مطلب نہیں ہوتا۔ ہر ایک کام کیساتھ اس کی ذمہ واری وابستہ ہوتی ہے۔ تاجپوشی کوئی ادنےٰ کام نہیں۔ تاج کے ساتھ انتہائی ذمہ واریاں وابستہ ہیں۔ ہم جنہوں نے ۱۹۲۷ء کے تاج پہنے ہیں خصوصاً ہم جو مسیحی کہلاتے ہیں ہمیں تاجپوشی کے ساتھ تاجپوشی کی ذمہ واریوں کا بھی اندازہ کرنا چاہئے۔ ہمارے علم و آگاہی میں نہ صرف جملہ اہلِ وطن کی ذمہ واریوں کے بنڈلوں کے تودے لگے ہیں۔ بلکہ مسیحی تاجپوشوں کی ذمہ واریوں کے انبار نظر آتے ہیں اور خود اپنی ذمہ واریوں کا ڈھیر دکھائی دیتا ہے۔ اس میں بہت کچھ ۱۹۲۶ء سے ما بقیہ کا ہے اور بہت کچھ اس نئے سال کا اضافہ ہے۔ خدا کے تاجپوشو اب اپنی اپنی ذمہ واری اور اپنے اپنے فرائض کو پہچانو۔ جو کچھ تمہارا ہے اس کی حفاظت پر کمربستہ ہو جاؤ تاکہ ہم خدا کے ساتھ اُن تمام ذمہ واریوں کو پورا کریں جو خدا ہی نے ہمارے فرض کا حصہ قرار دیدی ہیں۔ خدا ہماری مدد فرمائے۔ آمین ॥

انقلاب

۳۱ دسمبر کی رات ہے۔ گھڑی کی سوئیاں اپنی برابر چال سے بڑھی چلی جا رہی ہیں۔ اب گھڑی کی سوئیوں نے بارہ کے نشان پر پہنچ کر ٹن ٹن کرنا شروع کیا۔ ٹن ٹن کے ختم ہونے کے ساتھ ہی ۱۹۲۶ء کی جگہ ۱۹۲۷ء نے لے لی۔ جہاں پر ۱۹۲۶ء کا دور دورہ تھا اب ۱۹۲۷ء کا ڈنکا بجنے لگا۔ خط و کتابت میں اخبارات میں غرضیکہ دنیا کے تمام کاروبار میں اب ۱۹۲۷ء کا وجود آنے لگا۔ اہل جہاں کی نظروں کے سامنے تا محشر ۱۹۲۶ء کا وجود نہیں آئیگا۔ اسی واسطے تمام گھروں اور معابد میں لوگ اس رات خواب راحت کو چھوڑ کر اپنے اس دوست کے ساتھ آخری مصافحہ کر رہے ہیں جو کہ ۳۶۵ دن تک اُن کی کاروبار کی زندگی میں باوفا ہو کر اُن کے شامل حال رہا۔

زمین جو کہ ۳۶۵ دن ۵ گھنٹے ۴۸ منٹ ۴۸ سیکنڈ تک سرگردان رہی اور ہمیشہ ایک ہی دھن میں مغرب سے مشرق کی طرف لٹو کی مانند اپنے محور کے گرد چکر لگاتی رہی اُس نے بھی آج اپنی انتہائی کوشش کر کے اُس کو پورا ہی کر کے چھوڑا۔ ہمت نہ ہاری برابر اسی رفتار سے اسی چال سے چلتی رہی۔ ہم اس اہم کام کے پورا کرنے کی مبارکباد دیتے ہوئے ساتھ ہی اُس کو یہی پیغام سناتے ہیں کہ ابھی اس ٹن ٹن کے بعد بھی تم کو سکون کہاں۔ وہ دیکھو ۱۹۲۷ء بھی آگ دور سے منتظر ہے کہ تم پر سوار ہو کر تمہاری چال کو دیکھے۔

پیر فلک انجمن لگائے اور دستار فضیلت باندھے بڑے کر و فر کے ساتھ مصاحبین اور حاضرین کے ساتھ زمین پر نگاہیں ڈال ڈال کر چہ میگوئیاں کر رہا ہے۔ اور حاضرین آفت کے پرکالے جن کی نگاہوں میں شوخی و طراری کوٹ کوٹ کر بھری ہے ایک دوسرے سے کنایوں اور اشاروں سے باتیں کر رہے ہیں۔ بعض تو ایسی شوخی بھی دکھا رہے ہیں کہ کبھی آنکھیں میچتے اور کبھی کھولتے ہیں۔ بعض تو اس قدر ایک دوسرے سے زمین کے رہنے والوں کی نسبت بات چیت کرنے کے لئے بے قرار ہیں کہ ان کو اپنی جگہ پر قرار نہیں اور خود ہی تکلیف گوارا کر کے ایک دوسرے کی طرف بھاگے چلے جا رہے ہیں۔ ان کی اس نقل و حرکت اور اشتیاق کے ظاہر ہونے سے ظاہر ہو رہا ہے کہ آج ضرور کوئی ضروری معاملہ درپیش ہے۔

جہاندیدہ آسماں نے اپنے مصاحبین اور مجلس کو مخاطب کر کے اپنے تجربے کی باتیں بیان کرنی شروع کیں۔

معزز حاضرین پیشتر اس کے کہ میں کچھ تجربات اپنے تجربے کی جھولی سے پیش کروں میں بتانا چاہتا ہوں کہ میری عمر کیا ہے۔ بعدہ میں انسانی زندگی کے چند نشیب و فراز بطور اشارہ ہی آپ کے سامنے بیان کرونگا۔ کیونکہ مثل مشہور ہے کہ عقلمند کو اشارہ ہی کافی ہے

صاحبان آپ حیران ہونگے۔ کہ میرا وجود اس وقت سے ہے جبکہ انسانی و حیوانی زندگی ابھی شروع بھی نہ ہوئی تھی۔ سو آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ میں کس قدر عمر رکھتا ہوں۔ اور میرے پیٹ میں کس قدر واقعات سماتے ہونگے۔

سالہا سال سے میں انسانی زندگی کو مشاہدہ میں لاتا رہا ہوں۔ میں نے دیکھا آج ایک انسان دنیا میں تھا کل اس کا نام و نشان معدوم ہو گیا۔ ہزاروں انسان ایسے بھی دیکھے کہ جب وہ عالم شباب میں تھے ہاتھیوں اور شیروں کا مقابلہ کرتے تھے۔ اُن کی بہادری اور شجاعت کا چار دانگ عالم میں ڈنکا بجتا تھا۔ لیکن جب زمینی گردش نے اُن کی عمروں کو گھٹانا شروع کیا تو وہی جو کہ اکڑ فوں جوان تھے اب خمیدہ پشت انسان بن گئے۔ مجھے حیرانگی تو اس بات سے آتی ہے کہ جب انسان دیکھتا ہے کہ میری زندگی میں کس قدر انقلاب آئے جاتے ہیں۔ تو پھر بھی غافل ہے۔ وہی جانباز بہادر جنکی دھاک بندھی ہوئی تھی اب زیر زمین خاک بنے بیٹھے ہیں۔ پھر حضرت انسان کو دیکھو۔ مجھے ان ناموں سے خطاب کرتا ہے ٹیڑھی پشت والا۔ پیر سفید ریش۔ میں ان خطابات سے گھبراتا نہیں جاتا۔ کیونکہ میں نے خوب بچار لیا ہے کہ انسان کم فہمی سے کام لیتا ہے۔ بھلا یہ تو بتائیے کہ سب سے پہلا انسان (حضرت آدم) کہاں ہے اور بعدہٗ اُس کی نسل جس میں سے تم تمام ہو یعنی تمہاری تمام پشتیں کہاں ہیں۔ جس نے آج تک میری برابری کی۔ میں نے انسانی زندگی کو اپنی ان آنکھوں سے دیکھا ہے۔ آجکل تو مشکل سے کوئی شخص سو برس کی عمر تک پہنچتا ہے۔ مانا کہ اس سے ہزارہا سال پیشتر انسانی زندگی دراز ہوتی تھی۔ ۱۹۲۶ء میں ہزاروں انسان کیا خورد سال کیا نوجوان و پیر نہنگ اجل نے اپنا لقمہ بنا لئے۔ اور ڈکار بھی نہ لیا۔ اسی طرح ہزاروں تعداد میں انسان ذکور و اناث کی حالت میں زندگی سے وارد ہوئے۔ حیرانگی تو اس بات

غزل

دل و جان تم پہ ہے قرباں مسیحا
بلا شک ہو تم ابنِ رحماں مسیحا

بھلا کیوں نہ برکت گنہگار پائیں
بناتے ہو حیواں سے انساں مسیحا

خدا سے دعا ہے مرے ہاتھ میں
تمہارا ہو محشر میں داماں مسیحا

مجھے نفس امارہ کیونکر ستائے
کہ میرا تو ہے بس نگہباں مسیحا

تمہارا لیا نام جس دم کسی نے
ہوئیں مشکلیں اُسکی آساں مسیحا

جو چاہو تو پھر پار بیڑا ہو میرا
ابھی تو ہوں میں غرق عصیاں مسیحا

مصیبت پڑی ہے کرو دستگیری
کہ ہوں بار عصیاں سے لرزاں مسیحا

تمہاری ہی بس یاد میں دم نکلے
یہی ہے مرے دل کا ارماں مسیحا

مجھے بخش دو اپنے لطف و کرم سے
گناہوں سے میں ہوں پشیماں مسیحا

رضا کو تمہارا ہی جب آسرا ہو
تو وہ کس طرح ہو ہراساں مسیحا

کی ہے کہ انسان اس قدر کیوں تغافل شعار ہے کہ باوجود ان تمام واقعات کو پیش نظر رکھتا ہے۔ پھر بھی عیش و عشرت جاہ و حشمت۔ مال و دولت۔ زور و قوت پر فریفتہ و شیدا ہے اور اپنے طرز عمل سے ظاہر کر رہا ہے کہ اسے عاقبت کی کچھ فکر نہیں۔ اپنے بچاؤ کا کوئی خیال نہیں۔ اے خواب خرگوش کی نیند سونے والے جاگ۔ دیکھ تو کیا ہے؟ کس لئے دنیا میں آیا ہے۔ تو کیا کر رہا ہے۔ کب تک اس لہو و لعب میں لگا رہیگا؟ اپنی فانی زندگی پر دھیان کر۔ کیا تجھے اس ٹن ٹن کی آواز نے جگایا نہیں۔ کیا اب بھی تیری گردن پر کچھ رینگا نہیں۔ اُٹھ بیٹھ۔ سوچ کس قدر تیری زندگی میں انقلاب پیدا ہُوا ہے۔ ایک سال تیری زندگی کا تجھ سے چھینا گیا۔ ٹن ٹن نے تیری عمر کے ایک اور سال کے ختم کرنے کے لئے کمر ہمت باندھلی ہے۔ جاگ جاگ۔ ایک دو سیکنڈ نہیں۔ بلکہ اے لو ایک دو منٹ کھو یا گیا۔ وقت قیمتی ہے۔ پھر ہاتھ نہ آئیگا۔ اب بھی کچھ کرلے۔ ہوش میں آؤ۔ دیکھ تیرے بعض بہن بھائیوں۔ ماں باپ۔ بیوی بچوں غرضیکہ تمام لواحقین و دوست و احباب جنکو تو عزیز رکھتا تھا اُن میں سے اکثر کا سنہ ۱۹۲۶ء نے خاتمہ کردیا اور معلوم نہیں تیری کب باری آجاوے۔ تیرے خاندان میں کس قدر انقلاب ہوگیا ہے؟ جہاندیدہ انسان تجھ سے لے لئے گئے۔ اور کئی نئے پودے اور کئی سرو قد اشجار اُکھاڑے گئے۔ اور اب کئی ناتوان۔ کمزور پودے تیرے حوالے کئے گئے ہیں۔ اُٹھ سو نہیں۔ اب بہت سو چکا ہے۔ اپنی فکر کر اور ان ننھے ننھے پودوں کو دیکھ جو کہ تیری تحویل میں دیئے گئے۔ اب تیرے خانہ انی باغ میں دیرینہ درختوں کو اکھاڑ کر نئے پودوں کو لگایا گیا۔ صانع قدرت نے تجھے باغبانی کا کام سپرد کیا۔ اُٹھ اور اپنے فرائض کو پہچان اور اس کام کو سنبھال۔

بنیے۔ مہاجن۔ ساہوکار۔ و سوداگر بھی اس ٹن ٹن کی آواز سے باخبر ہوکر اپنی حساب کتاب کی کتابوں کی ورق گردانی میں لگ گئے۔ آمدنی اور خرچ کا حساب لگاکر کئی ایک خوش نظر آتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے سنہ ۱۹۲۶ء میں کافی سے زیادہ منافع حاصل کیا۔ کئی دست تاسف مل رہے ہیں کیونکہ خرچ اور آمدنی کا حساب کرنے کے بعد انہیں معلوم ہُوا کہ اُنہیں اس سال اپنے کاروبار میں نقصان رہا۔ کئی ایک کا دیوالہ نکل گیا۔ اُٹھ اے اشرف المخلوقات۔ اے حیوانی دنیا کے سردار ان باتوں کی طرف بھی آ۔ اور ذرا اپنی عنان توجہ اس طرف بھی منعطف کر۔ دیکھ کہ سال گذشتہ میں تو نے کس قدر بھلائی کے کام کئے۔ کس قدر تو نے اپنے پروردگار کی مرضی کو پورا کیا۔ اندازہ لگا کس قدر تیرا مالک تجھ سے خوش ہے۔ تو نے اپنے نوکروں سے کس قدر اور توڑے کمائے۔ حساب لگا۔ آج وقت ہے۔ ترازو دیکھ اور دونوں پلڑوں میں ٹھیک ٹھیک اعمال صالح اور اعمال قبیح کا موازنہ کر۔ دیکھ کونسا پلڑا بوجھل ہے۔ اگر تیرے اچھے کاموں میں کمی ہے تو اب سنبھل جا اور اپنے پروردگار کی مرضی کو پہچان۔ اپنی نجات کا فکر کر تو بہت سو چکا۔ وقت دوڑا چلا جا رہا ہے۔ موت کا پیغام تیرے سامنے ہے۔ وہ وقت بتاکر نہیں آتی۔ جب تک تو دنیا میں ہے اپنے لئے سب کچھ کرسکتا ہے۔ دو راستے تیرے سامنے ہیں۔ سلامتی اور ہلاکت کا تنگ اور فراخ۔ سوا بھی سے۔ ہاں اسی وقت سے سلامتی کا رستہ پکڑ۔ دیکھ سلامتی کا شہزادہ آ رہا ہے۔ اس کی تیاری کر۔ دیکھ وہ پکار پکار کر تجھ سے کہہ رہا ہے۔ اے تھکے ماندے انسان میرے پاس آ میں تجھے آرام دونگا۔ دیکھ وہ شیریں زبان سے کہہ رہا ہے۔ دروازہ میں ہوں۔ اگر کوئی مجھ سے داخل ہو تو نجات پائیگا۔ اور اندر باہر آیا جایا کریگا۔ اور چارا پائیگا۔ پھر وہی مظہر حق کہتا ہے۔ دنیا کا نور میں ہوں۔ جو میری پیروی کریگا۔ وہ اندھیرے میں نہ چلیگا۔ بلکہ زندگی کا نور پائیگا۔

تجھے اسی نورانی ہستی سے سب کچھ حاصل ہوسکتا ہے۔ وہ نور ہے۔ دروازہ ہے۔ اور آرام دینے والا ہے۔ وہی سب کچھ تیرے واسطے ہے تو اسی کو حاصل کر۔ جب تو نے اُس کو حاصل کرلیا وہ تیرے لئے نور ہوگا۔ اور تو اس دروازے سے داخل ہوکر سلامتی کے شہر کی طرف جاسکتا ہے پس تیز گامی سے چلنا شروع کردے۔ بیدار ہو جا۔ اونگھتا کیوں ہے۔ دیکھو وہ کھڑا تجھے خبردار کر رہا ہے۔ اور فرما رہا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے دل خمار اور نشے بازی اور اس زندگی کے فکروں سے سست ہو جائیں۔ اور وہ دن تم پر پھندے کی طرح ناگہاں آپڑے . . . . پس ہر وقت جاگتے اور دعا مانگتے رہو۔ تاکہ تم کو ان سب ہونے والی باتوں سے بچنے اور ابن آدم کے حضور کھڑے ہونے کا مقدور ہو۔ عزیزو۔ سال نو کی مبارکبادی تمہارے لئے اُسی حالت میں موزوں ہے جبکہ آپ خود اُسکو اپنے لئے مبارک بنادیں۔ سو بمصداق گزشتہ را صلوٰۃ آئندہ را احتیاط اپنی تمام کمزوریوں اور بدیوں سے باز آکر اور سچے تائب کی مانند اپنے گناہوں کا اقرار کر کے معافی حاصل کریں۔ اور نجات دہندہ کی آواز پر کان دھر کر اس کے پیچھے چل دیں۔

عنایت مسیح

جوہلی کلاں ضلع منٹگمری میں سردار گوردت سنگھ کا لڑکا تقریباً چھ سال ابھی تک گائے کا دودھ ہی پیتا ہے۔ اور اگر بھینس کا دودھ پلا دیا جائے تو وہ نہیں پیتا۔ اگر دودھ میں ڈبل روٹی باریک کرکے ڈال جائے تو وہ بھی نہیں کھاتا۔ اگر اور کوئی اشیا زبردستی کھلائی جائے تو اشیاء ہضم نہیں ہوتی۔ اور نہ باہر نکلتا ہے تو لکڑی کی طرح بڑی سخت ہوتی ہے۔ (عام)



عید ولادت مبارک ہو

اور اس گھر میں پہنچ کر بچے کو اُسکی ماں مریم کے پاس دیکھا اور اُسکے آگے گر کر سجدہ کیا اور اپنے ڈبے کھولکر سونا اور لوبان اور مُر اُسکو نذر کیا۔ متی ۲: ۱۱+

آجکل مسیحیوں کے درمیان بڑے دن کی خوشیاں ہو رہی ہیں اور اس میں شک نہیں کہ ایک کثیر تعداد مسیحیوں کے لئے عید ولادت محض کھانا پینا اور میل جول کی تجویزیں اور پروگرام کے معنے رکھتی ہے۔ اس سے بڑھکر اُنہوں نے اس عید پر اور عید والے پر غور نہیں کیا۔ مگر شکر خدا کا ہے کہ پھر بھی بہت سے ہیں جو بڑی سنجیدگی سے اس بات پر غور کرتے ہیں کہ مسیح کی پیدائش اور اُسکی پیدائش کی یادگار اُن کے لئے حقیقی معنی رکھتی ہے۔ شکر ہے کہ اس زمانہ میں بھی کئی مجوسی (یعنی غور و فکر کرنے والے مسیحی) پائے جاتے ہیں جو حقیقی شہزادہ کی تلاش میں ہیں اور کرسمس کے شغل پروگرام کے باوجود وقت نکال لیتے ہیں۔ کہ سلامتی کے شہزادے کا دیدار کریں۔ لہٰذا میری التجا ہے کہ آؤ ہم اپنے خیال میں ایک دور دراز کا سفر اختیار کریں اور پہلی صدی میں پہنچ جائیں۔ اور ملک کنعان کے جنوبی حصہ فرقہ یہوداہ کی سرزمین میں جائیں۔ راہ میں ہمیں کئی ایک مسافر ملینگے۔ آؤ ہم ان اُجلے لباس پہنے ہوئے سانڈنی سواروں کے ساتھ ہو لیں۔ یہ مشرقی لباس پہنے ہوئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ مشرق ہی سے آئے ہیں۔ ہاں یہ مجوسی ہیں انہوں نے مشرق میں ایک شہزادے کا ستارہ دیکھا ہے اور علم نجوم سے معلوم کیا ہے کہ کوئی بڑا شہزادہ۔ ہاں یہودیوں کا بادشاہ پیدا ہوا ہے اور اس کی تلاش میں نکلے ہیں۔ وہ ایک روشن ستارے کی رہنمائی پر چلتے معلوم ہوتے ہیں آؤ ہم بھی ان کے ساتھ ہو لیں۔

ان مجوسیوں کا رُخ ملک کنعان کے ایک بڑے مشہور شہر یروشلم کی طرف ہے۔ جہاں سے یہ امید رکھتے ہیں کہ اس شہزادے کا جو ابھی پیدا ہوا ہے پتہ چلیگا کیونکہ دار السلطنت ہے۔ مگر تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ کسی کو اس کا کچھ پتہ ہی نہیں۔ بادشاہ خود اس سے لاعلم ہے یہودیوں کو کچھ معلوم ہی نہیں جب یہ مجوسی شہزادے کے پیدا ہونے کی خبر غافل یروشلیموں کو دیتے ہیں تو وہ آخر شوقِ دیدار تو نہیں پر شاہی حکم سے قوم یہود کے فقیہ پرانی جلدیں کھولنے اور نوشتوں کی جنم پتریاں تلاش کرنے لگتے ہیں۔ جن سے اُن کو معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں کا بادشاہ تو بیت اللحم میں پیدا ہونا چاہئے مقامِ شکر ہے کہ یہودیوں کی سرد مہری اور بے پروائی نے ان غیر یہودی متلاشیوں کے جوش کو ٹھنڈا نہیں کر دیا تھا۔ اگرچہ یہ ممکن تھا کہ مجوسی کہتے کہ جن کے بادشاہ کی ہم تلاش کرتے ہیں اُن کو تو معلوم ہی نہیں۔ ہم کیوں اس میں محنت کریں۔ خیر وہ اس پتہ پر آگے بڑھے یروشلم سے ذرا اور جنوب کی طرف ہوئے اور ستارے کی روشنی اُن کی رہنما تھی۔ بیت اللحم گاؤں کے نزدیک پہنچے ہیں۔ جیوں جیوں قدم آگے بڑھتا ہے شوقِ دیدار دوگنا ہوتا جاتا ہے۔ امیدیں بلند ہوتی جاتی ہیں۔ اُن کی آنکھیں گاؤں کے بلند مکانوں پر ٹھہرتی ہیں کہ شاید وہ چوٹی دار مکان شاہی محل ہو۔ اُدھر کا رُخ کریں مگر ستارہ ایک معمولی جھونپڑی پر ٹھہرتا ہوا نظر آتا ہے نزدیک آکر حیران تو ہوئے ہونگے۔ مگر مایوس نہیں ہوئے۔ آخر کار انہوں نے صلح و سلامتی کے شہزادہ کو پا لیا اور سونا اور مر اور لوبان اُسکی نذر کیا۔ اہلِ مشرق کے مجوسیوں کی یہ عظیم الشان دریافت تھی۔ اس سے بڑھکر کسی نے آجتک دریافت نہیں کی ہے۔

ناظرین میں چاہتا ہوں کہ آپ ذرا ٹھہر کر اس نظارہ کو بغور دیکھیں۔ اس بچہ کی ولادت کی دھوم دھام کا سبب دریافت کریں جس یسوع مسیح کی ولادت کی آج یادگاری کی جا رہی ہے اس کی بابت سوچیں کہ وہ کیوں دنیا میں آیا۔ اُسے کیا پڑی تھی کہ ایک خادم کی صورت اختیار کر کے نہایت دکھ کی زندگی بسر کرے۔ یہ اُس کے رحم اور محبت کا تقاضا تھا جو بیری اور آپ کی سمجھ سے باہر ہے۔ کیا آپ نے اپنی آنکھوں سے اس کا دیدار کیا ہے۔ تم نے کیا کچھ اُسکی نذر کیا ہے۔ کیا تم نے ان مجوسیوں کے ساتھ اُسے اپنا شہنشاہ تسلیم کر لیا ہے۔ کیا تم نے اپنے آپ

تصویر حقایق

جناب خان کے قلم سے

حُسنِ اعمال سے گر اپنے ہوں لیڈر خالی
دل کی تسخیر کو لازم ہے صفائی دل کی
ہے تمنائے ترقی تو کرو کام بھی کچھ
خوش بیانی پہ نہیں ختم ہے نیکی ساری
کچھ زمانہ میں ریاکاری ہے کچھ دھوکا ہے
سرِ اقدس نہ ہو گر دل میں تو جھکیں کیونکر
دل دیا رب نے کہ ہر اک سے محبت کہیں
ناصیہ سا درِ عیسیٰ پہ نہ ہو جو انساں
دم بخود رہتے ہیں جو اہلِ ہنر ہوتے ہیں
آلِ شیطان نے سچائی کو دبایا لیکن
شکل عیسیٰ میں خدا نے وہ دکھائی صورت
دل میں بھر دے اے خدا اپنی محبت پوری
کچھ بھی پہنچا ئینگے یہ فیض نہ لکچر خالی
جذبِ دل سے ہیں نیکٹائی و کالر خالی
یونہی رہنے دو پڑے سارے یہ منبر خالی
ہیں یہ الفاظ معانی سے سراسر خالی
اپنا تزویر سے ہو اندر و باہر خالی
ہو نہیں سکتا دیا کوئی منوّر خالی
ورنہ پہلو کو بنا دیتا وہ داور خالی
بخت بیدار سے ہے اس کا مقدر خالی
شور کرتے ہیں بہت طبل ہی اکثر خالی
رہ گئی تیسرے دن قبر میں چادر خالی
بُت پرستوں سے ہوئے جاتے ہیں مندر خالی
کر دے یہ جلد صنم خانۂ آذر خالی

دل پہ خاں کے وہ چلا نامِ یسوع کا جادو
ساحرِ شعبدہ کے سب جائینگے منتر خالی

کو اُس کا مطیع فرمان بنا لیا ہے؟ کیونکہ خدا نے مسیح میں ہو کر اپنے ساتھ دنیا کا میل کر لیا ہے۔ اگر تمہارا یسوع مسیح کے ساتھ آج تک میل ملاپ نہیں ہوا تو تمہیں آج کے دن خداوند یسوع مسیح کی ولادت کی حقیقی خوشی میں کوئی حصہ حاصل نہیں ہے۔

مجوسیوں نے خوب کیا جو باوجود اتنی رکاوٹوں کے اس بچہ میں شاہ یہود کو پہچان لیا اور اُسے اپنا بادشاہ بھی تسلیم کیا اور اسے سجدہ کیا۔ مگر افسوس کہ بعض مسیحی ایسے ہیں جن کے سر اس کے سجدے میں نہیں جھکتے اور گھٹنے اس قدر سخت ہیں کہ خم نہیں ہوتے کیونکہ انہوں نے اپنے دلوں میں مسیح کو ابھی تک شاہ قبول نہیں کیا ابھی تک اس سے باغی اور سرکش ہیں۔ یاد رکھیں وہ کمال تعظیم اور عبادت کے لائق ہے۔ دنیا کا حقیقی معبود اور مسجود ہے۔ میرے نزدیک بڑے دن کے سبق اور مجوسیوں کی ساری کہانی میں یہ مرکزی بات ہے کہ انہوں نے اُسے سجدہ کیا۔ بیشک یہ مجوسی ایک بادشاہ کی تلاش میں نکلے تھے۔ مگر اب وہ اس شاہزادے کو سجدہ کرتے ہیں سجدہ اور عبادت فقط خدا کا ہی حق ہے۔ وہ لوگ جو مسیح کی حقیقی عبادت کرتے اور اُسے سجدہ کرتے ہیں اُسے اپنا خداوند تسلیم کرتے ہیں۔

مجوسی اب سجدے سے اُٹھتے ہیں اور اپنے ڈبوں کو کھول کر اپنے تحائف اس کی نذر کرتے ہیں۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ جب ہمارے دل اس کے مطیع ہوں تو ہمارے بٹوے اور بنک کے حساب کتاب اس کے لئے آسانی سے کھل سکتے ہیں جن لوگوں کی تھیلیوں پر سخت گرہ آئی ہے اور مسیح کے لئے آسانی سے کھل نہیں سکتیں وہ کسی کار خیر اور مشنری مقصد کے لئے روپیہ کی اپیل سنتے ہی چیں بجبیں ہو جاتے ہیں۔ وہ لوگ ہیں جن کے دل کے دروازے مسیح کے لئے بالکل بند ہیں۔

یہ تحائف مجوسیوں کی طرف سے سب سے پہلے بڑے دن کے انعام تھے۔ اور امید ہے کہ اس غریب الوطن خاندان نے بڑی خوشی اور شکر گذاری سے قبول کئے ہونگے کیونکہ واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ بیت اللحم میں اُنہیں ایک مدت تک قیام کرنا پڑا تھا اور روپیہ پیسے کی اُنہیں اشد ضرورت تھی۔

ناظرین آپ کرسمس کے دنوں کے لئے اپنے بچوں اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کے لئے انعامات اور تحائف خریدنے کی تجویزیں کر رہے ہیں مسیح کے لئے کون سے تحفے کی تجویز کی ہے۔ آپ مسیح کے لئے کیا کچھ دینے کو تیار ہیں۔ مسیح غریب الوطن۔ مسافر۔ بھوکا۔ ننگا اور لاچار ہو کر آپ کے دروازے پر آئیگا اور اگر آپ نے ان چھوٹوں میں سے کسی ایک کے ساتھ اچھا سلوک کیا۔ اُنہیں کھلایا پلایا اور سیر کیا تو گویا مسیح کے ساتھ کیا۔ یہودیوں میں ایک بڑا اچھا دستور پڑ گیا تھا کہ اچھے خدا ترس یہودی عید کے موقع پر جب کسی غریب الوطن مسافر کو پاتے تھے جس کے لئے عید فسح منانے کے لئے کوئی گھر نہیں ہوتا تھا اُس کو اپنے گھر لے آتے تھے اور اپنے خاندان کے ساتھ رکھتے تھے۔ کیا اچھا ہو اگر مسیحی لوگ اس موقع پر جبکہ عید ولادت کی خوشیاں کرتے ہیں۔ رحم اور محبت کے کاموں میں زیادہ سرگرمی دکھائیں یہاں تک کہ شاہ محبت کے پاؤں پر سونے چاندی اور قیمتی چیزوں کے چڑھاوے چڑھائیں تب عید ولادت کی حقیقی خوشی میں ہم شامل ہو سکینگے اور اہل مشرق مجوسیوں کے ساتھ اس کے حقیقی دیدار سے محظوظ ہونگے۔ خدا کرے کہ آپ کا بڑا دن حقیقی راحت اور خوشی کا بڑا دن ہو۔ وزیر چند

گوہاٹی کانگرس کی تیاریاں

پرتاپ ۲۵ دسمبر راوی ہے کہ گوہاٹی کانگرس کے اجلاس کے موقع پر امریکن مشن کے عیسائی یعنی مشنری مشن کی طرف سے بھی کانگرس میں ایک سٹال کھولینگے۔ مگر وہ کوئی تبلیغی کام نہ کرینگے یہ پیش قدمی مبارک ہو۔

ہمارے مہاشا صاحب کی پر اتھنائیں
وید قرآن اور بائیبل کی دعائیں

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

یہ بھی خداداد بات ہے۔ بعض کو خدا نے وہ علم وہ قوت وہ لیاقت بخشی ہے کہ خاک کو کیمیا بنا دیں یہ خدا کی طرف سے ہے۔ دعا اگرچہ نیچرل بات ہے جو کہ نباتات اور حیوانات اشرف المخلوقات سب میں پائی جاتی ہے۔ مگر اس کی نسبت بہت کم بیان کیا جاتا ہے۔ عام لوگ۔ خصوصاً مادہ پرست اسکو ایک خشک مضمون سمجھتے ہیں۔ لیکن دعا تمام مذہبی کتب کی جان ہے۔ اگرچہ طریقے مختلف ہوں۔ مگر سب اُس کے قائل ہیں۔ دعا کیا ہے یہ مضمون علیحدہ ہے۔ ایک فقرہ میں دعا کی تمام فلسفی بائبل یوں بیان کرتی ہے۔

تو اپنا منہ کھول دے اور میں اُسے بھر دونگا

یہ خداوند فرماتا ہے۔ جس سے دعا کی ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ ہمارے مولانا مہاشا پادری سلطان محمد صاحب نے حال ہی میں جو کتاب تصنیف فرمائی ہے جسکا نام وید قرآن اور بائبل کی دعائیں ہے اس میں آپ نے دیباچہ میں دعا اور اُس کی حقیقت کا بیان کیا ہے۔ بہت خوب لکھا ہے۔ لیکن کتاب کا مدعا یہ نہیں۔ ان کی غرض اس تصنیف سے دو باتوں کا اظہار ہے۔ اول یہ کہ بائبل اور قرآن میں دعا مانگنے کی تاکید ہے۔ ان دونوں کے خیالات قریباً یکساں ہیں۔ ان دونوں الہامی کتابوں میں دعا کا مقصد یکساں ہے۔ لیکن وید ان دونوں سے مختلف ہے۔ بائبل اور قرآن میں دعا کا تعلق صرف خدا سے ہے۔ مگر ویدوں کی دعاؤں میں نہ صرف خدا کو مخاطب کیا جاتا ہے بلکہ ایسی ایسی چیزوں سے دعائیں مانگی جاتی ہیں جو نہ صرف ہنسی کا باعث ہے۔ ...

میلاد مبارک

از قلم ایم۔ آر جبیں۔ حصار

مسیحا دونوں عالم کے مُنجی آج آتے ہیں
فرشتے حمد گاتے اور خوشخبری سُناتے ہیں
تبسم لب پہ نورانی و چہرہ ... روحانی
میرے اے مسلمانو اور ہندو بھائیو دوڑو
دوئی کو چھوڑ کر سب پکڑ لو دامن مسیحا کا
خزانہ اُس کی بخشش کا کھلا ہے لوٹ لو پیارو
وہ سوتا زندگی کا ہے جو دے پھر نہ پیاسا ہو
خدا کے جو پسر ہیں اور سمارے تاج آتے ہیں
مسیحا کرنے کو شیطان کے تاراج آتے ہیں
عجب انداز سے راجوں کے وہ مہاراج آتے ہیں
دلانے کے لئے وہ ہند کو سوراج آتے ہیں
کرم کرنے کے لئے اب ہند کی وہ لاج آتے ہیں
بھرے دامن لئے جاتے ہیں جو محتاج آتے ہیں
گر اب زندگی لے کر مسیحا آج آتے ہیں
نہیں اب کچھ خطر شیطان سے اور اسکے فریبوں سے
بچانے کے لئے مبارک کے وہ سرتاج آتے ہیں۔

. . . .
. . . . . چنانچہ مہاتما جی کتاب کے صفحہ سات پر یوں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ویدوں کی دعاؤں میں تنوع اور تعدد پایا جاتا ہے یعنی کبھی خدا کو مخاطب کیا گیا ہے۔ اور کبھی راجہ کو کبھی حاکموں کو اور کبھی حجام (نائی) کو دیکھو کہ وہ اچھی طرح سر مونڈ سکتا ہے (واعظ) کبھی استرہ کو اور کبھی گھاس کو۔ کبھی آگ کو اور کبھی پانی کو اور کبھی ڈنڈا کو (یعنے مولا بخش۔ واعظ) اور کبھی جوتا کو (اس زمانہ میں بوٹ نہ تھے ورنہ ایمینغن بوٹ عجیب العجواد ہوتا۔ واعظ) اور کبھی قوت شہوانی کو۔ لاحول ولا۔ غرضکہ اس کتاب میں آپ ویدوں کی دعائیں غور سے پڑھیں تو آپ کو بیسیوں ایسے مخاطبین ملینگے جن سے آپ کے کان آشنا نہ ہونگے (خدا نہ کرے) اور بے حد تاسف اور حیرت ہوگی اور ان سب دعاؤں کے مترجم خود پنڈت دیانند جی مہاراج ہیں۔

(۲) ہمارے مہاتما سلطان محمد صاحب نے اس کتاب کے تین کالم بنائے ہیں۔ بائبل۔ قرآن اور وید۔

بائبل کی ذیل میں بائبل کی دعائیں۔ قرآن کی ذیل میں قرآن کی دعائیں۔ وید کی ذیل میں ویدوں کی دعائیں۔

مہاتما جی نے الہامی کتابوں کی الہامی دعائیں ہی لی ہیں۔ باہر سے نہ کوئی دعا لی نہ حوالہ دیا۔ انہی الہامی کتابوں کے حوالے ہر ایک دعا کے ساتھ آپ نے مقابلہ کی خاطر صرف ۵۹ دعائیں درج کی ہیں۔ قرآن اور بائبل کا مقابلہ تو سمجھا ہے۔ کیونکہ قریباً قریباً یکساں ہیں۔ یکساں ہونی بھی چاہئیں۔ کیونکہ ان کا خدا ایک ہی ہے اور دونوں خدای واحد کے ماننے والے ہیں۔ مگر ویدوں کا مقابلہ میں پیش کرنا اگرچہ میرے نزدیک (خطائے بزرگان گرفتن خطاست) سوا دبی ہے۔

اس کتاب کے دیکھنے سے میرے دعویٰ کی تصدیق ہوگئی۔ کہ پچھلے کسی جنم میں آپ ضرور مہاتما تھے۔ میں آپ کو نسبتے کرتا ہوں کہ آپ نے یہ کتاب لکھ کر تینوں مذہب والوں پر بڑا احسان کیا ہے۔ دھن مہاراج دھن۔ مرحبا وجزاک اللہ ہم کو ان باتوں کا کہاں پتہ ملتا تھا۔ آپ قرآن کے حافظ تو ہیں ہی۔ بائبل آپ کا دین و ایمان ہے۔ یہ ویدوں کا علم کہاں سے حاصل کیا۔ اس کتاب کو ناظرین دیکھیں اور پھر میری بات کی تصدیق کریں۔ کہ جو کچھ میں نے تحقیق کر کے ریویو میں لکھا تھا حرف بحرف ٹھیک ہے یا نہیں کہ ہمارے زبدۃ المتکلمین آریا پنڈتوں سے بہت زیادہ ویدوں سے واقف ہیں۔ دعاؤں کے متعلق معلومات کا خزانہ ہے کتاب ہے۔ ویدوں کی جان نکال کر رکھدی ہے کوئی خدا پرست ان ویدوں کی دعاؤں کو دیکھ کر وید پڑھنے کا بھی نام نہ لیگا۔ جس کتاب کو الہامی کہا جاوے اور اس میں انسان کا کلام نہ صرف پرمیشر کے بھجن اور ستسنگ۔ شکر اور منتر تیاں ہوں۔ جو کتاب انسان کی پیدائش سے پیشتر ہی پرمیشر نے تیار کر رکھی ہو اس میں ایسی . . . . . . دعائیں ہوں۔ ناظرین آپ اس کتاب کو دیکھیں یہ مسیحی محمدی۔ اور آریا تینوں کے واسطے مفید ہے۔ خصوصاً مبلغان اور مناظرین کے واسطے۔

میں نے اسکو خوب غور اور شوق سے پڑھا ہے ویدوں کی ان ۵۹ دعاؤں میں سے صرف ۷، ۵ نمبر کی دعا کو میں کسیقدر دعا کہہ سکتا ہوں۔

یہ بڑی تقطیع کے ۴۴ صفحات کی کتاب اعلےٰ خوشخط اعلےٰ کاغذ اعلےٰ طباعت کے ساتھ شائع ہوئی ہے۔ قیمت ۴ر

اگر میں ایم۔ کے۔ خان کے شکریہ کے بغیر اپنا ریویو ختم کروں تو نہایت احسان فراموشی ہوگی۔ یہ احسان ہم سب پر بابو خانصاحب کا ہے کہ جہاں ہمارے سلطان المناظرین نے تحریر ختم کی انہوں نے مطبع میں دے دی۔ یہ کسی کا ہاتھ منہ نہیں دیکھیے کہ کون شائع کریگا۔ مرحبا برادر خان۔ خانوں کے خان مہان۔ خانوں کے خان مہربان وہ سلطان محمد خاں افغان اور یہ بابو موسیٰ خاں خان۔ خدا آپ کو جزای خیر دے آپ نے ہم کو کرسمس کا بہت اچھا تحفہ دیا ہے۔

پی۔ آر۔ پی۔ ایس نے ان چند دنوں ہی میں اپنے پریس کی صفائی میں ایسی اعلےٰ ترقی کی ہے کہ واہ واہ گویا مصطفائی پریس ہے۔ ناظرین یہ کتاب ایم۔ کے خان مہاں سنگھ باغ سے منگوا کر مجھے شاباش کہیں۔ کہ میں نے ایسی اچھی اور

نہر درسی کتاب کی اطلاع آپ کو دی ہے۔

آپ کا غلام

داعظ علیہ السلام

شکریہ

مکرمہ ومحترمہ بزرگ مسز احمد شاہ صاحبہ اُن جملہ احباب و دوستوں کا شکریہ ادا کرتی ہیں جنہوں نے مرحوم ومغفور پادری احمد شاہ صاحب کے انتقال پر ان سے اظہار ہمدردی کیا ہے۔ انہیں اور خاندان کے جملہ شرکاء کو احباب و دوستوں کے خطوط اور ہمدردی سے بڑی تسکین اور تسلی ملی ہے۔ خدا ہر ایک رنجیدہ اور غمگین دل کو ایسی ہی اطمینان قلبی عطا فرمائے۔ جیسی کہ اس نے ہمیں عطا فرمائی ہے۔

مسز ایس۔ احمد شاہ گیلانی بینز عر

جگراؤں

سنڈے سکولوں کے طلبا توجہ فرمائیں

پنجاب سنڈے سکول یونین کی طرف سے مشتہر کیا جاتا ہے کہ ۱۹۲۶ء کے ذیل کے سبق پر نمائش پر بھیجنے کے لئے تصاویر بنانا چاہئے۔ یعنے خدا کا عہد نوح کے ساتھ پیدائش ۷: ۱-۲۴ و ۹: ۸-۱۷ اسنہلی آیت پیدائش ۹: ۱۳۔

اس میں جو چاہیں حصہ لے سکتے ہیں۔ صرف تصویر بھیجتے وقت اپنی عمر اور کام ضرور بیان کریں کہ آپ کام کرتے ہیں یا صرف طالب العلم ہیں۔ تصویر بھیجی جائے وہ بھیجنے والے کی اپنی بنائی ہوئی ہو۔ کسی دوسرے کی تصویر کی نقل نہ ہو۔

جو سنڈے سکول کے استاد ہیں وہ طریقہ وتشریح تصویر بھی اپنی تصویر کے ہمراہ بھیجیں جسے وہ استعمال کرینگے۔ سبق دس برس سے پندرہ برس کی عمر کے لڑکوں کے لئے تیار کرنا چاہئے۔ استاد اپنا تیار کیا ہوا سبق بھیجتے وقت صرف یہ بتائیں کہ وہ کون سے سنڈے سکول کے استاد ہیں؟

تین انعام دیئے جائینگے۔ ایک نابالغوں کو دوسرا بالغوں کو تیسرا اُستادوں کو۔ اگر کسی درجہ میں چھ مقابلہ کرنے والوں سے کم ہونگے تو اس درجہ میں کوئی انعام نہیں دیا جائیگا۔

تمام تصویریں اور سبق مس جے۔ ای مارٹین صاحبہ ایڈورڈن ہائی سکول پٹھان کوٹ کو مارچ ۱۹۲۷ء کے آخر تک بھیجدینا ضروری ہے۔

المشتہر

مسز سموئیل صاحبہ } کمیٹی۔ امریکن مشن
مسز کمنگ صاحبہ } راولپنڈی

"قاصد" کا کرسمس نمبر

امسال قاصد کا کرسمس نمبر اور بھی نہایت آب و تاب سے نکلا ہے۔ ضخامت ۵۲ صفحہ کی ہے جس میں بائیس اصحاب کی تحریرات نے جگہ پائی ہے۔ ہر ایک ناظم و ناثر نے اپنی خدا کی آمد کی خوشی میں وہ وہ جوہر دکھائے ہیں کہ انسان پڑھتے پڑھتے وجد میں آسکتا ہے۔ اگر ناظرین کرام نے قاصد کے کرسمس نمبر کا لطف اٹھانا ہو تو فوراً مینجر قاصد سے طلب فرمائیں۔ قیمت فی پرچہ ۴ر ہے۔

ایک اور مبارکبادی

ہمیں یہ معلوم کر کے کمال مسرت حاصل ہوئی ہے کہ مسٹر سردار خاں صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر یونگ کرسچن ہائی سکول لودھیانہ۔ لودھیانہ میونسپل کمیٹی میں سرکار کی جانب سے نامزد ممبر مقرر ہوئے ہیں۔ ہم دل سے آپکو مبارکباد عرض کرتے ہیں۔

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

باجلاس لالہ جگن ناتھ صاحب بی اے سب جج بہادر درجہ چہارم نارووال

ڈھونڈمال خوشی رام۔ سادھو رام۔ بہاری لعل پسران بھلی شاہ ممبران ہندو خاندان مشترکہ اقوام کھتری ساکنان لالہ بذریعہ سادھو رام کارکن خاندان مذکورہ مدعیان بنام منگل ولد میاں قوم عیسائی سکنہ لالہ حال وارد کول پر جگا پورب ابدالی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

کرم الٰہی ولد میاں قوم عیسائی ساکن لالہ حال وارد ظفروال کوٹھی پادری صاحب۔ مدعا علیہم۔

دعوٰی مالیعہ ۷۰/۴ روپے بروئے چٹھی۔

اشتہار بنام مدعا علیہ عـ۲ کرم الٰہی۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں مدعی نے درخواست وبیان حلفی پیش کیا ہے کہ مدعا علیہ عـ۲ کرم الٰہی کسی جگہ مزدوری کرنے کے لئے چلا گیا ہوا ہے اور عدم پتہ ہے۔ لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہ مذکور ۲۲ جنوری ۱۹۲۷ء کو حاضر عدالت آکر اصالتاً یا وکالتاً مقدمہ کی پیروی وجوابدہی نہ کریگا تو اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آئیگی۔

بثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے آج بتاریخ ۲۲ ماہ دسمبر ۱۹۲۶ء کو جاری کیا گیا۔

(دستخط افسر جلیس ومہر عدالت)

جی۔ آئی۔ پی ریلوے نے اپنا علیحدہ الیکٹرک پاور سٹیشن بمبئی اور آگت پوری اور پونا کے مابین بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو کلیان میں بنایا جائیگا۔ عمارت اور آلات پر ایک کروڑ صرف ہوگا جس میں سے ۹۰ لاکھ روپے کے آلات انگلینڈ سے منگائے جائینگے۔ جس کے لئے ہائی کمشنر آف انڈیا کی معرفت انگلینڈ کو فرمائش بھیجی جائیگی۔

(عام)



جسم ہیں۔ اس لئے جسے خدا نے جوڑا ہے اُسے آدمی جُدا نہ کرے۔ اُنہوں نے اُس سے کہا کہ موسیٰ نے کیوں حکم دیا ہے کہ طلاقنامہ دیکر اُسے چھوڑ دے؟ اُس نے اُن سے کہا کہ موسےٰ نے تمہاری سخت دلی کے سبب تمہیں اپنی بیویوں کے چھوڑ دینے کی اجازت دی مگر ابتدا سے ایسا نہ تھا اور میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو حرامکاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے اور دوسری سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہے۔ متی ۱۹: ۳تا ۹۔ و ۱کرنتھ ۷: ۱۰و۱۱۔

مختلف خاندانی فرائض

(۱) بیویوں کے فرائض کلسی ۳: ۱۸ و ۱پطرس ۳: ۱تا ۶ و افسی ۵: ۲۲تا ۲۴۔

(۲) شوہروں کے فرائض کلسی ۳: ۱۹ و ۱پطرس ۳: ۷ و افسی ۵: ۲۵تا ۳۳۔

(۳) فرزندوں کے فرائض کلسی ۳: ۲۰ و افسی ۶: ۱تا ۳۔

(۴) والدین کے فرائض کلسی ۳: ۲۱ و افسی ۶: ۴

(۵) نوکروں کے فرائض کلسی ۳: ۲۲ و افسی ۶: ۵تا ۸ و ۱پطرس ۲: ۱۸-۱۹-۲۰۔

(۶) مالکوں کے فرائض کلسی ۴: ۱ و افسی ۶: ۹۔ وغیرہ وغیرہ۔

(۷) غلامی بیخ سے اُٹھا دی گئی۔ کلسی ۳: ۹تا ۱۱۔ تم نے پُرانی انسانیت کو اُس کے کاموں سمیت اُتار ڈالا۔ اور نئی انسانیت کو پہن لیا جو معرفت حاصل کرنے کے لئے اپنے خالق کی صورت پر نئی بنتی جاتی ہے۔ وہاں نہ یونانی رہا نہ یہودی۔ نہ ختنہ نہ نامختونی۔ نہ وحشی نہ سکوتی۔ نہ غلام نہ آزاد۔ صرف مسیح سب کچھ اور سب میں ہے۔

تم سب بھائی ہو۔ متی ۲۳: ۸ مگر اب سے غلام کی طرح نہیں۔ بلکہ غلام سے بہتر ہو کر یعنی ایسے بھائی کی طور پر ہے۔ جو جسم میں بھی اور خداوند میں بھی میرا نہایت عزیز ہو۔ اور تیرا اس سے بھی کہیں زیادہ۔ فلیمون ۱: ۱۶۔

حکومتوں کی تابعداری کرنے کا حکم۔ جو قیصر کا ہے قیصر کو اور جو خدا کا ہے خدا کو دو۔ متی ۲۲: ۲۱۔ انکو یاد دلا کہ حاکموں اور اختیار والوں کے تابع رہیں اور اُن کا حکم مانیں اور ہر ایک نیک کام کے لئے مستعد رہیں۔ ططس ۳: ۱۔ خداوند کی خاطر انسان کے ہر ایک انتظام کے تابع رہو۔ بادشاہ کے اس لئے کہ وہ سب سے بزرگ ہے۔ اور حاکموں کے اس لئے کہ وہ بدکاروں کی سزا اور نیکوکاروں کی تعریف کے لئے اُس کے بھیجے ہوئے ہیں۔ بادشاہ کی عزت کرو۔ ۱پطرس ۲: ۱۳و۱۴۔ ہر شخص اعلےٰ حکومتوں کا تابعدار رہے۔ کیونکہ کوئی حکومت ایسی نہیں جو خدا کی طرف سے نہ ہو اور جو حکومتیں موجود ہیں وہ خدا کی طرف سے مقرر ہیں۔ پس جو کوئی حکومت کا سامنا کرتا ہے وہ خدا کے انتظام کا مخالف ہے۔ اور جو مخالف ہیں وہ سزا پائینگے رومی ۱۳: ۱و۲۔

آخرت کے بارے میں فرمایا کہ قیامت ہوگی۔

تمام قوموں کی عدالت ہوگی اور ہر شخص اپنے اعمال کا بدلہ پائیگا۔ جو بدکار بزدل۔ بے ایمان۔ نفرتی کام کرنے والا۔ خونی۔ حرامکار۔ جادوگر۔ بت پرست اور جھوٹی باتوں کا گھڑنے والا ہوگا وہ ابدی عذاب یعنی دوزخ میں جائیگا اور جو مسیح کا سچا پرستار۔ اور ایماندار ہوگا وہ ابدی آرام یعنی بہشت میں جائیگا۔ اور بہشت میں کھانا پینا بیاہ شادی نہ ہوگا۔ بلکہ فرشتوں کی مانند رہتا ہوگا۔ جیسا کہ مسیح خداوند نے صدوقیوں سے فرمایا۔" جبکہ انہوں نے اُس سے یکے بعد دیگرے سات شوہر کرنے والی عورت کی بابت دریافت کیا کہ قیامت کے دن وہ کسکی بیوی ہوگی: "تم گمراہ ہو۔ اس لئے کہ نہ کتاب مقدس کو جانتے ہو نہ خدا کی قدرت کو کیونکہ قیامت میں بیاہ شادی نہ ہوگی۔ بلکہ لوگ آسمان پر فرشتوں کی مانند ہونگے۔ متی ۲۲: ۲۹و۳۰۔

ظاہری پاکیزگی اور ریاکاری کی سخت مذمت کی گئی ہے } خبردار اپنے راستبازی کے کام آدمیوں کے سامنے دکھانے کے لئے نہ کرو۔ نہیں تو تمہارے باپ کے پاس جو آسمان پر ہے تمہارے لئے کچھ اجر نہیں۔ متی ۶: ۱۔

اے ریاکار فقیہو اور فریسیو۔ تم پر افسوس ہے کہ پیالے اور رکابی کو اوپر سے صاف کرتے ہو۔ مگر وہ اندر لوٹ اور ناپرہیزگاری سے بھرے ہیں۔ اے اندھے فریسی پہلے پیالے اور رکابی کو اندر سے صاف کر تاکہ اوپر سے بھی صاف ہو جائیں۔

اے ریاکار فقیہو اور فریسیو! تم پر افسوس ہے کہ تم سفیدی پھری ہوئی قبروں کی مانند ہو جو اوپر سے تو خوبصورت دکھائی دیتی ہیں مگر اندر مُردوں کی ہڈیوں اور ہر طرح کی نجاست سے بھری ہوئی ہیں۔ اسی طرح تم بھی ظاہر میں تو لوگوں کو راستباز دکھائی دیتے ہو۔ مگر باطن میں ریاکاری اور بیدینی سے بھرے ہوئے ہو۔ متی ۲۳: ۲۵سے ۲۸۔

دل کی پاکیزگی ازحد ضروری ہے۔ اور جو کوئی اس سے یہ امید (دیدار الٰہی کی) رکھتا ہے وہ اپنے آپکو ویسا ہی پاک کرتا ہے جیسا کہ وہ پاک ہے ۱یوحنا ۳: ۳

مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں۔ کیونکہ وہ خدا کو دیکھینگے۔ متی ۵: ۸۔

کیا تم نہیں جانتے کہ تم خدا کا مقدس ہو۔ اور خدا کا روح تم میں بسا ہوا ہے۔ اگر کوئی خدا کے مقدس کو برباد کریگا تو خدا اس کو برباد کریگا۔ کیونکہ خدا کا مقدس پاک ہے۔ اور وہ تم ہو۔ ۳: ۱۶و۱۷۔

حقیقت۔

لنڈن ۱۲ دسمبر گلاسگو کے دو ہفتہ وار اخبارات "ڈیلی سٹینڈرڈ" "دی سنڈے سٹینڈرڈ" کے ایڈیٹران نے اس وجہ سے ہڑتال کر دی ہے کہ ایک خاتون پر کچھ الزام لگا کر اُسے برخاست کر دیا گیا ہے۔ مقامی صحیفہ نگاروں کی یونین کے ایک عہدیدار کا بیان ہے کہ یہ ہڑتال بےضابطہ کی گئی ہے بیان کیا جاتا ہے کہ یونین مذکور نے اخبار نویسوں سے درخواست کی ہے کہ جب تک اس واقعہ کی تحقیقات کی جائے وہ اپنے کام پر واپس آجائیں۔ (بندے ماترم)

کرسمس کی خوشی

ناظرین آپ سب کو بڑا دن مبارک ہو۔

کرسمس یا بڑا دن ایک ایسا روز میمون و مبارک ہو کر سب لوگ اسکی آمد آمد میں سارا سال بہت بیقراری سے بسر کرتے ہیں بڑا دن آگیا اور ہماری زندگی میں ایک اور خوشی کا دن شمار ہوگیا۔ اسکے آنے سے ہماری دریا امیدوں کا باغ کھل گیا ہمیں اسکے در پاک سے بہت سی برکتیں نصیب ہوئیں۔

یہ دن سب لوگوں کے لئے خوشی اور خرمی کا باعث ہے اسکے امن و خوشی کے دروازے سے کسی کو واپس نہیں بھیجا جاتا۔ خواہ کوئی ہندو ہو یا مسلم آریہ ہو یا احمدی سکھ ہو یا پارسی غرضیکہ جو کوئی اس صفحہ ہستی پر موجود ہے سب کے لئے یہ دن ایک مخلصی کا دن ہے۔ یہ ایک ایسا دن ہے جس دن ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اس دنیا میں جنم لیا تھا یعنی کلمۃ اللہ مسیح میں مجسم ہوا تھا اور مسیح جو کہ یسوع بھی کہلاتا ہے خود الٰہی صفات کا جامع اور مظہر ہو کر دنیا میں پیدا ہوا تھا۔ اب غور کا مقام ہے کہ وجہ کیا ہے کہ یہ دن تمام کائنات عالم کے لئے مبارک دن ہے یا کہ یہ دن ہر ایک فرد بشر کے لئے خوشی کا باعث ہے؟ جواب اس کا یہ ہے کہ یہ خداوند مسیح کی ولادت کا دن ہے جو آج ایک چرنی میں پیدا ہوتے ہی ایسے سبق دیتے ہیں کہ جن سے دل باغ باغ ہو جاتا ہے۔ چرنی سے درحقیقت اُسکی خدمت کی سادگی اور غریبی کی زندگی کا نمونہ ٹپکتا ہے۔ بیشک ان ہی سے ہم زندگی اور ہر طرح کی اچھی بات حاصل کر سکتے ہیں۔

یہ بات کسی سے چھپی نہیں اور روز روشن کی طرح ظاہر و باہر ہے کہ خداوند مسیح ایک ایسی شخصیت ہیں جو اپنی آپ ہی مثال تھے۔ آپ ایک کامل انسان اور مظہر خدا تھے۔ تاریخ پر عبور پا جانے سے بھی سب سے بڑھکر اور اعلیٰ ہستی آپ ہی ثابت ہوتے ہیں۔ آپ سب کو غالباً معلوم ہوگا کہ آپ کی پیدائش کے وقت کہاں تک دنیا میں سیاسی اور مذہبی ترقی ہو چکی تھی۔ یونان اور دوسرے ممالک میں بہت بڑے بڑے بادشاہ ہو گذرے تھے۔ بہت بڑے بڑے علما، فضلا، حکما اور فیلسوف آدمی اپنی زندگی کی منازل طے کر کے راہی ملک بقا ہو چکے تھے۔ حکومت بھی اپنے میں ایک خاص قسم کا جاہ و جلال رکھتی تھی مسیح سے پہلے اہل یہود کے بہت سے انبیا ہو چکے تھے۔ الغرض اتنے بڑے بڑے کام اور ترقی ہو چکی تھی۔ ایسے وقت میں مسیح کا ایک چرنی میں پیدا ہونا کوئی خاص ہی منظر ہوگا۔ جب اتنے بڑے مہاتما رشی۔ انبیا۔ فیلسوف اپنی زندگیاں گذار چکے تھے۔ ہاں اُنکی محنتوں اور کوششوں سے اہل دنیا نے فیض نہ اٹھایا تھا۔ دنیا روشنی کے چراغ رکھتی ہوئی گمراہی اور ضلالت میں مبتلا ہو گئی تھی۔ عین ایسے نازک وقت میں مسیح کی پیدائش ہوئی تھی۔ اہل یہود بھی جھگڑے و دنیاوی داؤ و پیچ کے خاندان سے مسیح پیدا ہوا اُسوقت اصل روحانی باتوں سے محض نابلد تھے۔ ان میں رسمی شریعت کا ہی نام باقی رہ گیا تھا۔ وہ بھی اپنے نجات دہندہ کی آمد کی امید کو اپنی بدفہمیوں کے گرد و غبار میں کھو بیٹھے تھے وہ ہرگز یسوع ناصری مسیح کے منتظر نہ تھے۔ لیکن اُس زمانے میں بہت بڑے مورخ بھی پائے جاتے تھے۔ اُن میں سے ایک یہودی مورخ بنام یوسیفس کا ذکر اکثر کلیسیائی تواریخ میں پایا جاتا ہے۔ وہ ایک ایسا آدمی تھا جو کہ سچے واقعات کو پبلک کے روبرو رکھتا تھا وہ اپنی تاریخ میں مسیح کی بابت بہت حیران اور متعجب ہو کر کہتا ہے کہ وہ مسیح تھا اور کامل انسان تھا۔ اگر اُسکو انسان کہا جائے۔ اب کیا ہی خوشی کا مقام ہے کہ یسوع مسیح جو کامل انسان تھا بنی آدم کی نجات کے لئے دنیا میں آیا!

ناظرین آپ کی اُسکی بابت گواہی کیا ہے؟

اہل اسلام جو کہ مسیح کی عزت کرتے ہیں وہ بیان کے محتاج نہیں۔ اُن کے لئے بھی یہ دن خوشی کا باعث ہے۔ مسیحی اور مسلم جانتے ہیں کہ حضرت مسیح بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ بلکہ یہ بھی اسلام کے مسلمات میں سے ہے۔ کہ مسیح اور اُسکی والدہ مس شیطانی سے پاک ہیں پھر نہ صرف یہ بلکہ مسلمان تو یہ بھی سمجھتے ہیں کہ قیامت کے دن بھی دجال کے مقابلے میں مسیح ہی مددگار ہوگا اور بہت عذابوں اور دکھوں سے چھڑائیگا۔

اسی طرح یہ خوشخبری اہل ہند کے لئے بھی ہے کیونکہ مسیح وہ نشکلنک اوتار ہے جو کنواری مریم سے پیدا ہوا اور بے گناہ اور بے داغ ہے جس نے اپنے دشمنوں سے پیار کیا اور ان کے لئے دعا کی اور یہاں تک خدمت اور فرمانبرداری کی کہ اپنی جان کو بھی صلیب پر قربان کر دیا۔

خدا کا شکر ہو کہ ہم نے مسیح اور نشکلنک کو پایا۔ آج اُسکی آمد کی خوشی سے ہمارے دل لبریز ہو رہے ہیں۔ ہم چرنی نشیں کو اپنے گھروں اور دلوں میں جگہ دے کر خدا کی حمد کریں اور مرحوم حسن علی سفیر کے ساتھ مل کر گائیں کہ ؎

دل و جاں سے بھروسہ تجھی پہ رکھوں
دم نزع زباں سے مسیحا کہوں
تیرے بندوں کے میں بھی شمار میں ہوں
میری اس سے زیادہ دعا ہی نہیں۔

خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک ایسا ہی سچے دل سے کہہ سکے اور خدا کا جلال ظاہر ہو۔ آمین۔

کرم الٰہی۔ جھول

سہارنپور کنونشن

سہارنپور کنونشن ۱۰ مارچ و لغایت ۱۴ مارچ ۱۹۲۷ء ہوگا ڈاکٹر جے۔ آر چتمبر صاحب چیرمین ہونگے۔ اور معزز واعظین مدعو کئے گئے ہیں کہ بیانات آلٰہی پیش کریں مضمون موجودہ وقت کے اعتبار سے نہایت دلچسپ اور ضروری ہے یعنی

مسیح اور کلیسیائے ہند

امسال کنونشن کے ابتدائی دن مشاعرہ ہوگا اور میر مشاعرہ پادری رابرٹ گارڈنر صاحب اسیش ہیں کنونشن کے لئے دعا کیجئے اور ضرور آیئے تواریخ پھر ملاحظہ فرمایئے۔ ۱۰ مارچ و لغایت ۱۴ مارچ ۱۹۲۷ء

امر داس سکریٹری کنونشن

نمبر ۱۲ بیرڈی دھلی

پادری ڈبلیو جے۔ کلارک صاحب ایم۔ اے منیجر نور افشاں ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا۔